© rasailojaraid.com

مباحثہ ومکالمہ

جدید افکار ونظریات اور آرا وتعبیرات کے حوالے سے اسلامی تعلیمات واحکام کے ضمن میں پیدا ہونے والے سوالات، شکوک وشبہات اور علمی وفکری اعتراضات کے بارے میں ہمارے دینی حلقوں کا عمومی رویہ نظر انداز کرنے اور مسترد کر دینے کا ہے جس سے 'الشریعہ' کو اختلاف ہے۔ ہماری خواہش ہوتی ہے کہ دینی حلقوں کے ارباب فکر ودانش اس طرف توجہ دیں، مباحثہ میں شریک ہوں، اپنا نقطہ نظر دلائل کے ساتھ پیش کریں، جس موقف سے وہ اختلاف کر رہے ہیں، اس کی کمزوری کو علمی انداز سے واضح کریں اور قوت استدلال کے ساتھ اپنے موقف کی برتری کو واضح کریں، کیونکہ اب وہ دور نہیں رہا کہ کسی مسئلہ پر آپ اپنی رائے پیش کر کے اس کے حق میں چند دلائل کا تذکرہ کرنے کے بعد مطمئن ہو جائیں کہ رائے عامہ کے سامنے آپ کا موقف واضح ہو گیا ہے اور آپ کی بات کو قبول کر لیا جائے گا۔ آج کا دور تقابلی مطالعہ کا دور ہے، تجزیہ واستدلال کا دور ہے اور معروضی حقائق کی تفصیلات وجزئیات تک رسائی کا دور ہے۔ آپ کو یہ سارے پہلو سامنے رکھ کر اپنی بات کہنا ہوگی اور اگر آپ کی بات ان میں سے کسی بھی حوالے سے کمزور ہوگی تو وہ پذیرائی حاصل نہیں کر سکے گی۔

اسی مقصد کے تحت الشریعہ کے صفحات پر ''مباحثہ ومکالمہ'' کا یہ آزادانہ فورم قائم کیا گیا ہے جس کے تحت شائع ہونے والی تحریروں سے 'الشریعہ' کا اتفاق ضروری نہیں ہے اور اس میں کسی بھی علمی موضوع پر لکھی جانے والی کوئی بھی تحریر شائع کی جا سکتی ہے جو علمی اسلوب اور افہام وتفہیم کے لہجے میں مناظرانہ انداز اور طعن وتشنیع کے اسلوب سے ہٹ کر لکھی گئی ہو۔ اس ضمن میں روایتی مناظرانہ مسائل کے بجائے اسلام اور امت مسلمہ کو درپیش مسائل ومشکلات کے حوالے سے جدید عنوانات پر لکھی گئی تحریروں کو ترجیح دی جائے گی، بلاوجہ تکرار سے گریز کیا جائے گا اور کسی بھی موضوع پر 'الشریعہ' میں شائع ہونے والے کسی مضمون یا مواد کو دوبارہ کسی اور عنوان سے شائع نہیں کیا جائے گا۔

علمی مباحثہ ومکالمہ ہمیشہ سے ہماری ضرورت رہا ہے اور آج کے دور میں معلومات اور خیالات کی وسعت وتنوع کے ماحول میں اس کی اہمیت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے، اس لیے ہمیں امید ہے کہ اہل علم اس سلسلے میں سنجیدگی کے ساتھ 'الشریعہ' سے تعاون فرماتے رہیں گے۔

(رئیس التحریر)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مباحثہ ومکالمہ

محمد رفیق چودھری☆

امہات المومنین اور آیت حجاب کا حکم

اگست ۲۰۰۷ء کے ''الشریعہ'' میں جناب ڈاکٹر سید رضوان علی ندوی صاحب کا مضمون ''امہات المومنین کے لیے حجاب کے خصوصی احکام'' نظر سے گزرا۔ جناب ندوی صاحب کے مذکورہ مضمون کی گئی باتوں سے مجھے اختلاف ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ ندوی صاحب فرماتے ہیں کہ:

> ''قرآن میں پردہ کے کچھ احکام تو ایسے تو ہیں جن کا تعلق امہات المومنین یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سے ہے اور دوسرے احکام وہ ہیں جو عام مسلمان خواتین سے متعلق ہیں اور بعض حکم ایسے ہیں جن میں دو نوں مشترک ہیں۔'' (ص:۳۷)

مگر آگے چل کر ندوی صاحب نے اپنے عجیب وغریب نظریے کی وضاحت نہیں فرمائی کہ ان تین اقسام کے پردوں کے لیے قرآن وحدیث سے کیا دلیل ملتی ہے انہوں نے صرف ایک قسم کے پردے کی وضاحت کرتے ہوئے سورۃ الاحزاب آیت ۳۳ کا حوالہ دیا ہے باقی دو قسموں کے پردوں کے بارے میں نہ کوئی دلیل دی ہے اور نہ کوئی حوالہ بلکہ اس معاملے سے اعراض کر کے انہوں نے اس بحث میں اچھا خاصا الجھاؤ اور مغالطہ پیدا کر دیا ہے، کہ اسلام میں ستر وحجاب کے احکام ازواج مطہرات کے لیے اور ہیں اور عام مسلمان خواتین کے لیے اور۔

۲۔ جناب ندوی صاحب کے مضمون کا دوسرا نکتہ جس سے مجھے اختلاف ہے یہ ہے کہ انہوں نے سورۃ الاحزاب کی آیت ۳۳ کے الفاظ: 'وقرن فی بیوتکن' (اور اپنے گھروں میں ٹک کر رہو...) کے حکم کو صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے ساتھ خاص کر دیا ہے اور وہ اس حکم میں عام مسلمان عورتوں کو شامل نہیں سمجھتے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:

> ''بعض مفسرین نے قدیم زمانے سے مذکورہ آیت ۳۳ کے پہلے جملے 'وقرن فی بیوتکن' (اور اپنے گھروں میں بیٹھی رہو) کا اطلاق عام مسلمان خواتین پر کر کے عورتوں کو گھر کی چار دیواری میں محبوس کر دیا''۔ (ص ۳۸)

وہ مزید لکھتے ہیں کہ:

☆ مکتبہ قرآنیات، اردو بازار، لاہور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

''عورتوں کو چار دیواری میں رکھنے کے دفاع میں جو کچھ بھی کہا جائے وہ اپنی جگہ لیکن اس کا حکم قرآن میں نہیں ہے۔ اور ازواج مطہرات پر قیاس کرتے ہوئے اس حکم کو تمام مسلمان خواتین کے لیے عام کرنا کسی طرح درست نہیں، کیونکہ سورۃ الاحزاب کی انہی آیتوں میں یہ بھی مذکور ہے کہ ازواج مطہرات میں سے اگر کوئی بدکرداری کرے تو ان کو آخرت میں دگنی دی جائے گی، اور اگر وہ اطاعت شعاری اور نیکوکاری کریں گی تو ان کو دگنا اجر دیا جائے گا (سورۃ الاحزاب آیت ۳۰۔۳۱) جب کہ عام مسلمانوں کو کسی گناہ کی سزا دینے کا ذکر قرآن میں نہیں''۔ (ص ۳۸)

اصل نکتے پر بحث کرنے سے پہلے میں عرض کروں گا کہ ندوی صاحب کا یہ دعویٰ کہ عام مسلمانوں کو کسی گناہ کی دگنی سزا دینے کا ذکر قرآن میں نہیں ہے، ہرگز صحیح نہیں ہے۔ سورۃ الفرقان آیت ۶۸۔۶۹ میں عام مسلمانوں کو بھی تین قسم کے گناہوں (شرک، قتل اور زنا) پر آخرت کی دگنی سزا سنائی گئی ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ:

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذَالِكَ يَلْقَ أَثَاماً يُّضَاعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَاناً (الفرقان آیت ۶۸۔۶۹)

''اور جو شخص ایسے کام کرے گا وہ اپنے کیے کی سزا بھگتے گا، قیامت کے دن اسکو دگنا عذاب دیا جائے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ذلیل ہو کر رہے گا''۔

اب اصل نکتے کی طرف آتے ہیں، یہ بجا ہے کہ سورۃ الاحزاب آیت ۳۳ میں 'وقرن فی بیوتکن' (اور اپنے گھروں میں ٹک کر رہو) کا خطاب اگرچہ ازواج مطہرات سے ہے مگر اس حکم میں عام مسلمان خواتین بھی داخل ہیں کیوں کہ اسی آیت میں نماز، زکوٰۃ، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت جیسے احکام بھی موجود ہیں جو ظاہر ہے صرف ازواج مطہرات کے ساتھ خاص نہیں ہو سکتے۔ پوری آیت یوں ہے:

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِيْنَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً (الاحزاب آیت ۳۳)

''اور اپنے گھروں میں ٹک کر رہو، دور جاہلیت کی عورتوں کی طرح اپنی زینت کی نمائش کرتی نہ پھرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اللہ چاہتا ہے یہ کہ تم اہل بیت سے آلودگی کو دور رکھے اور تمہیں اچھی طرح پاک کردے۔''

کیا اس آیت کا یہ مطلب لیا جائے کہ صرف ازواج مطہرات ہی گندگی سے پاک ہوں اور اللہ تعالیٰ باقی مسلمان عورتوں کو گندگی سے پاک نہیں کرنا چاہتا؟ مذکورہ آیت کے حوالے سے اگر ندوی صاحب کے موقف کو تسلیم کیا جائے تو ماننا پڑے گا کہ صرف امہات المومنین ہی کو اپنے گھروں میں ٹک کر رہنے کا حکم دیا گیا تھا، اور عام مسلمان خواتین کے لیے یہ حکم ہے کہ وہ گھروں میں ٹک کر نہ رہا کریں بلکہ گلیوں اور بازاروں میں پھرتی رہا کریں۔ صرف امہات المومنین کے لیے حکم تھا کہ وہ تبرج جاہلیت سے پرہیز کریں اور عام مسلمان خواتین کو باہر ٹھن کر نکلنے کی اجازت ہے۔ صرف امہات المومنین کے حکم تھا کہ وہ امہات المومنین کو زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور عام مسلمان خواتین کے لیے زکوٰۃ کا حکم نہیں ہے۔ صرف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امہات المومنین کے لیے یہ حکم تھا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور عام مسلمان خواتین کے لیے یہ حکم ہے کہ وہ اللہ و رسول کی نافرمانی کیا کریں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تمام مفسرین مانتے ہیں کہ اس آیت میں گھر میں ٹکے رہنے کا جو حکم ہے، وہ اگرچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو مخاطب کر کے دیا گیا ہے، مگر اس کے مفہوم میں عام مسلمان خواتین بھی شامل ہیں، مثال طور کے پر امام قرطبیؒ نے اپنی شہرہ آفاق تفسیر قرطبی (الجامع لاحکام القرآن) میں اسی آیت کے تحت یہی لکھا ہے کہ ''معنی هذه الاية الامر بلزو م البيت، وان كان الخطاب لنساء النبی ﷺ فقد دخل غير هن فيه بالمعنی''۔

اسی طرح مذکورہ آیت کے تمام (چھ) احکام کا اطلاق ازواج مطہرات کے علاوہ عام مسلمان خواتین پر بھی کیا گیا ہے۔ دراصل اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمان گھروں میں جو اصلاح فرمائی تھی، اس کا آغاز سب سے پہلے ازواج مطہرات سے کہا گیا تا کہ وہ دوسروں کے لیے نمونہ عمل بن جائیں۔

۳۔ تیسری بات اس مضمون میں ندوی صاحب کا وہ طرز کلام ہے جو ان جیسے بزرگ اور عربیت کے ماہر شخص کو ہرگز زیب نہیں دیتا۔ انہوں نے لکھا ہے کہ: ''عورتوں کو چار دیواری میں رکھنے کے دفاع میں جو بھی کہا جائے وہ اپنی جگہ، لیکن اس کا حکم قرآن میں نہیں ہے۔'' (ص ۳۸)

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

> ''بعض مفسرین نے قدیم زمانے سے مذکورہ آیت کے پہلے جملے 'و قرن فی بیوتکن' (اور اپنے گھروں میں بیٹھی رہو) کا اطلاق عام مسلمان خواتین پر کر کے عورتوں کو گھر کی چار دیواری میں محبوس کر دیا....'' (۳۸)

ان عبارات میں ''عورتوں کو چار دیواری میں رکھنے'' اور آیت کا اطلاق عام مسلمان خواتین پر کر کے ''عورتوں کو گھر میں محبوس کر دیا'' جیسی پھبتیاں کسنا ندوی صاحب کے شایان شان نہیں ہے۔ یہ تو مغربی تہذیب کے دلدادگان کا شیوہ ہے۔ آخر ندویوں کے لیے کیوں لازم ہو گیا ہے کہ وہ بھی مغرب کی ہم نوائی میں پردہ جیسے اسلامی شعائر کا مذاق اڑانے لگیں؟ شریعت نے پردے کا حکم عورت کو محبوس کرنے کے لیے نہیں دیا، اس کی عفت و عصمت کی حفاظت کے لیے دیا ہے۔

ندوی صاحب کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اب کی اس پھبتی اور طعن و تمسخر کی زد کہاں تک پہنچی ہے۔ ان کی ان عبارات سے یہ تو نکلتا ہے کہ اصل میں اللہ تعالیٰ نے تو اپنے قرآن میں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو گھر کی چار دیواری میں ''محبوس کرنے'' کا حکم دیا تھا، مگر کم فہم مفسرین نے اس خاص حکم کو عام قرار دے کر عام مسلمان خواتین کو بھی گھروں میں محبوس کر دیا۔ یاللعجب! کیا ایسی بات کہنے کے بعد کسی مسلمان کا ایمان محفوظ رہ سکتا ہے! محترم ندوی صاحب کو اس سے توبہ کرنی چاہیے۔ اس سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ عربی ادب اور چیز ہے، اور دین کی سمجھ اور چیز!

۴۔ جناب ندوی صاحب کے مضمون کے آخری نکتہ جس سے مجھے اختلاف ہے، وہ یہ ہے کہ وہ سورۃ الاحزاب کی آیت ۵۳ جسے آیت حجاب کہا جاتا ہے، کے حکم کو بھی ازواج مطہرات کے ساتھ خاص مانتے ہیں اور ان کو یہ شکایت ہے کہ مفسرین کرام نے اس خاص حکم کو بھی غلطی سے ساری خواتین کے لیے عام کر دیا ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

> ''یہ آیت اپنے طرز خطاب اور اپنے سبب نزول کی روشنی میں واضح طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج

© rasailojaraid.com